سوال

فرمان (500) حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری بیوی پانچ وقت کی نمازی بھی ہے، لیکن بدزبان بھی ہے، اس نے مجھ پر ہاتھ بھی اٹھایا ہے تو ایسی عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

بعد!

یا:

شاد باری تعالی ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ.....۲۲۸....سورة البقرة

اوران عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں معروف طریقے پر، ہاں مردوں کو ان عورتوں پر درجہ اور فضیلت حاصل ہے

امام جصاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بر اللہ تعالی فی ہذہ الآیۃ أن لکل واحد من الزوجین علی صاحبہ حقا، وأن الزوج مختص بحق لہ علیہا لیس لہا علیہ»

ند پر نہیں۔

امام ابن العربی فرماتے ہیں:

«ہذا نص فی أنہ مفضل علیہا مقدم فی حقوق النکاح فوقہا»

یہ اس کی نص ہے کہ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے اور نکاح کے حقوق میں بھی اسے عورت پر فضیلت حاصل ہے۔

اوند کے حقوق مندرجہ ذیل ہیں:

ا – اطاعت کا وجوب :

[illegible] ہے ، اور اس پر کچھ مالی امور بھی واجب کیے ہیں ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

الرِّجالُ قوّمونَ علَى النِّساءِ بِما فَضَّلَ اللَّهُ بَعضَهُم عَلىٰ بَعضٍ وَبِما أَنفَقوا مِن أَموٰلِهِم ..... ٣٤.... سورة النساء

[مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں .

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

[illegible] کے لیے احسان اور اس کے مال کی محافظ ہوگی ۔

[illegible] (492/1) ۔

ب – خاوند کے لیے استمتاع ممکن بنانا :

[illegible] کی بنا پر خاوند کے طلب کرنے پر خاوند کے سپرد کردے ۔

[illegible] اس کی ضرورت ہے اور یہ بہت ہی آسان سی بات ہے جو کہ عادتا معروف بھی ہے ۔

[illegible] مثلا حیض ، یا فرضی روزہ ، اور بیماری وغیرہ ہو ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

[illegible] (3065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436) ۔

ج – خاوند جسے ناپسند کرتا ہو اسے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دینا :

خاوند کا بیوی پر یہ بھی حق ہے کہ وہ اس کے گھر میں اسے داخل نہ ہونے دے جسے اس کا خاوند ناپسند کرتا ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

[illegible] (4899) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026) ۔

[illegible] :

[illegible] (1163) (1851) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے ۔

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

[illegible] (1218) ۔

د- خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا :

خاوند کا بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ نکلے ۔

لیے واجب کام کرنا جائز نہیں ۔

کو سزا دے کر ادب سکھانے کا حکم دیا ہے ۔

علماء احناف نے چار مواقع پر عورت کو مار کے ساتھ تادیب جائز قرار دی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں :

1- رد

2- ے

3- ھے

4- نکلے

تادیب کے جواز پر دلائل :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ت کو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو '' سورۃ النساء 34

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

'' اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں '' سورۃ التحریم 6

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

[illegible] ہوئے دیکھیں تو انہیں اس سے روکیں اور اس پر انہیں ڈانٹیں ۔

ضحاک اور مقاتل رحمہم اللہ تعالی نے بھی اسی طرح کہا ہے :

ع کیا ہے وہ انہیں سکھائے ۔

یر (392/4) ۔

و- بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت کرنا :

اس پر بہت سے دلائل ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر تو اوپر بیان ہو چکا ہے ۔

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

عورت کی خدمت کمزور اور نا تواں عورت کی طرح نہیں ہو سکتی ۔

ی (561/4) ۔

ز- عورت کا اپنا آپ خاوند کے سپرد کرنا :

کہ مہر کی صورت میں دیا جاتا ہے ۔

ح- بیوی کی اپنے خاوند سے حسن معاشرت :

اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

بقرۃ 228

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

ہے ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے :

ں طرح ان عورتوں پر خاوندوں کے لیے ہے ۔ یہ امام طبری کا قول ہے ۔

اور ابن زید رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

کا تقوی اختیار کریں اور ڈریں ۔

اور معنی قریب قریب سب ایک ہی ہے ، اور مندرجہ بالا آیت سب حقوق زوجیت کو عام ہے ۔

ی (3/123-124) ۔

:

[illegible] ...

۲) ... [illegible] ...

۳) ... [illegible] الامکان نباہنے کی کوشش کرے۔

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث